REGD No.L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۵ | ۱۶ اخاء ۱۳۳۵ ہش | ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۴۲

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب گولڈ کوسٹ جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی آج صبح دس بجے چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ حیدرآباد میں قیام کے بعد ۱۸ اکتوبر کو کراچی پہنچیں گے اور بروز ۲۱ اکتوبر کو وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز عازم گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) ہوں گے۔ آپ وہاں احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔

اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر جمع ہو کر دلی دعاؤں کے ساتھ صاحبزادہ صاحب موصوف کو رخصت کیا۔ علاوہ دیگر احباب کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

## جماعت احمدیہ لائل پور کی قرارداد

### "جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے انحراف کرتا ہے وہ عملاً جماعت مبایعین سے باہر اور علیحدہ ہے"

ذیل میں جماعت احمدیہ لائل پور کی ایک قرارداد شائع کی جاتی ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں اپنے ایک اجلاس عام میں منظور کی ہے۔ جو اور جماعتیں بھی اس قسم کی قراردادیں بھجوائیں گی ان کو بھی شائع کر دیا جائے گا۔ اسی قسم کی ایک قرارداد جماعت احمدیہ سرگودھا کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہے جو انشاء اللہ الفضل کی آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

جماعت احمدیہ لائل پور کا ایک عام اجلاس ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں:۔

(۱) میاں عبدالمنان صاحب نے اپنا ایک بیان اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع کرایا ہے۔ جماعت احمدیہ لائل پور بعد غور بیان مذکور کو ایک فریبانہ چالبازی قرار دیتی ہے۔ اور اس بیان کے ذریعہ سے میاں عبدالمنان نے اپنی پوزیشن کو پہلے سے بدتر بنا لیا ہے۔ اور اپنے اندرونے کو اس طرح پر ظاہر کیا ہے کہ ان کا مرض نفاق مزمن اور غالباً ناقابل علاج ہے۔ بیان مذکور یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون کا مصداق ہے۔ کیونکہ اس بیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ وفاداری کے اظہار کو دانستہ حذف کیا گیا ہے۔

(۲) انجمن ہائے احمدیہ لاہور۔ ربوہ اور راولپنڈی نے جو اقدام منافقین سے بیزاری اور لاتعلقی کے بارے میں کیا ہے۔ جماعت ہذا اس پر استحسان و اطمینان کا اظہار کرتی ہے۔ اور انجمن ہائے مذکور کی تائید کرتی ہے۔

(۳) سنہالیز زبان میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشف کے پورا ہونے پر جماعت ہذا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اور زبان مذکور میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کی غرض سے سردست مبلغ ایکاون روپے بطور شکرانہ مرکز کو پیش کرتی ہے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت میں سے دسویں شرط جو باقی دیگر شرائط کی متمم اور دائم قائم ہے یہ ہے:۔

"یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اپنے عقد اخوت میں اس اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

اور یہی عہد ہر احمدی کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ پس جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے انحراف کرتا ہے۔ وہ یقیناً اس عہد کو توڑتا ہے۔ اور اسے ہرگز کوئی حق نہیں پہنچتا کہ جماعت مبایعین میں شامل رہ سکے۔ اور وہ عملاً جماعت مبایعین سے باہر اور علیحدہ ہے۔ اور ایسے شخص کا کوئی قول و عمل جماعت احمدیہ کی طرف منسوب نہیں ہونا چاہیئے۔

(جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ خاکسار محمد احمد امیر جماعت)

## جلسۂ سالانہ قادیان کی مختصر روئداد

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے جلسۂ سالانہ قادیان کے متعلق ابتدائی رپورٹ اندر کے صفحات میں درج ہے۔ آپ کی طرف سے جو مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

### دوسری رپورٹ

ابھی ابھی ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تار ملی ہے جو ۱۲ اکتوبر کی شام کو وہاں سے چلی تھی اس تار میں مذکور ہے کہ خدا کے فضل سے زائد از ایک ہزار اصحاب نے جلسہ میں شرکت کی۔ خلافت کے ساتھ وفاداری کا ریزولیوشن پاس کیا گیا اور روح کو گرمانے والی اور ایمان کی حرارت کو تیز کرنے والی تقریریں ہوئیں۔ جلسہ مسجد اقصیٰ میں ہو رہا ہے اور موسم بھی دو تین دن کی مسلسل بارش کے بعد صاف ہو رہا ہے۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت (ربوہ) ۱۳/۱۰/۵۶

### تیسری رپورٹ

عزیز مکرم مرزا وسیم احمد سلمہ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۱۳ اکتوبر کو بعد دوپہر دو بجے تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ اس وقت تک قادیان میں کل بیرونی مہمان ۶۶۴ پہنچ چکے ہیں جن میں ۵۲۸ مہمان پاکستانی ہیں اور باقی ۱۳۶ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں۔ صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب اور میاں عباس احمد خان صاحب بھی جمعرات کے دن پہنچ گئے تھے۔ بارشوں کی وجہ سے ریل کا سلسلہ عارضی طور پر بند ہو گیا ہے۔ مگر امید ہے کہ کل سے پھر جاری ہو جائے گا۔ جلسہ خدا کے فضل سے خیر و خوبی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴/۱۰/۵۶

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور بہت سے افراد بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز تعلیم الاسلام کالج اور سکول کے طلباء بھی کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب نے صاحبزادہ صاحب کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے، ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

# پیغامیوں والے غیرت مند احمدی

"پیغام صلح" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کے اداریہ بعنوان "پیغامیوں والے غیرت مند احمدی" میں اس امر پر بڑی خوشی منائی ہے۔ کہ ربوہ کی لوکل انجمن احمدیہ نے ریزولیوشن میں مولوی عبدالمنان صاحب کے متعلق جو یہ کہا ہے۔ کہ

"گویا پیغامیوں والے غیرت مند احمدی بنے ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت رکھنے والے غیرت مند مبائع نہیں بنے۔"

تو یہ گویا پیغامیوں کے لئے ایک "سند غیرت مندی" ہے۔ چنانچہ اس خوشی کے جوش میں پیغام صلح اپنا اداریہ ان الفاظ پر ختم کرتا ہے۔ گویا کہ قلم توڑ دیا ہے، لکھتا ہے

"بہرحال ہمیں خوشی ہے۔ کہ آنکھیں کھول کر چلنے والوں اور بزرگوں کا ادب و احترام ملحوظ رکھنے والوں کو پیغامیوں والے "غیرت مند احمدی" قرار دیا گیا ہے۔ جس کے لئے ہم جماعت ربوہ کے شکر گذار ہیں"

سخن فہمی عالم بالا معلوم شد

بات یہ ہے کہ آج کل سیدنا حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو گمراہ کرنے کے لئے پیغام صلح یہ سراسر غلط پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نعوذ باللہ اپنے کسی کلام میں خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی توہین کی ہے۔ یعنی جیسا کہ اسی اداریہ میں حضور اقدس کا مندرجہ ذیل حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ

"یہ لوگ بتائیں تو سہی وہ کونسے ملک ہیں جن میں مولوی نورالدین صاحبؓ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں وہ کوئی ایک ملک ہی دکھا دیں جس میں انہوں نے اسلام پھیلایا ہو؟"

یہ الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی توہین کے حامل ہیں۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے۔ کہ بتایا جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے مخالفین کے خلاف کونسے میدان تلوار سے مارے۔ اور مطلب یہ ہو۔ کہ اس لحاظ سے وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو اس کا مطلب پیغامیوں کے نزدیک یہ ہوگا۔ کہ یہ مسیح ناصری علیہ السلام کی کھلی کھلی توہین ہے۔ یا اگر یہ کہا جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے کونسے اصول اپنی زندگی کے نمونہ سے پیش کئے ہیں۔ کہ اپنی بیویوں، اولاد اور دوسرے رشتہ داروں سے کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ تو یہ نعوذ باللہ آپ کی توہین کے مترادف ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہاں "سخن فہمی" کا سوال نہیں رہتا۔ بلکہ "دیانت" کا سوال آجاتا ہے۔ "پیغام صلح" اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ یا کوئی اور الفاظ ہرگز ہرگز خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی توہین پر مشتمل نہیں ہیں۔ اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا "نہایت پیارا محمود" ان کی شان میں کبھی توہین کے الفاظ کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ وہی تو ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی توہین کرنے والوں کے مقابل اول سے آخر تک ڈٹ کر لڑتا رہا ہے۔ کیونکہ وہی تو ہے۔ جو دل و جان سے آپ کو اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ بلا شرکت انجمن مانتا ہے۔ اور دوسروں سے منواتا ہے۔

بے شک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے جو کام کیا تھا انہوں نے اسے اپنی پوری توتوں سے تکمیل دیا۔ آپ کا یہ کمال کیا تھوڑا ہے۔ کہ آپ نے باغی عنصر کو بھی کم سے کم اپنی وفات تک جماعت سے جوڑے رکھا۔ اس کے لئے آپ نے بڑی بڑی اذیتیں اٹھائیں۔ بڑھاپے کے لوڑ روپیہ کے غبن تک کے الزامات "پیغامیوں والے غیرت مند احمدیوں" سے سہے اور نہایت حوصلہ سے انہیں برداشت کیا۔ اور آخری دم تک چشم پوشی پر چشم پوشی کرتے چلے گئے۔ کیا آپ کی یہ شان کچھ کم ہے۔ کہ آپ کے خلاف "اعلان الحق" جیسے سخت توہین آمیز گمنام ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ جن میں دنیا جہان کی برائیاں آپ کے ذمہ لگائی گئیں۔ مگر آپ نے احتجاج بھی کیا۔ تو نہایت تحمل سے۔ نہایت نرمی سے۔ کیونکہ آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہی کام کیا تھا۔ کہ "سلسلہ خلافت المسیح" کی بنیاد رکھیں۔ اسی لئے آپ نے باغی عنصر کے ساتھ بھی دلجوئی سے کام لیا۔ آپ پر کیسے کیسے الزامات لگائے گئے۔ "مشتِ نمونہ از خروارے" ملاحظہ ہو۔ (نعوذ باللہ)

- جماعت کو دق اور سل میں مبتلا کرنے والا۔
- خودسری اور رعونت دکھانے والا۔
- قوم کی اخلاقی حس مارنے والا۔
- فتنہ پردازوں کا آلۂ کار بننے والا۔
- قوم کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر خلیفہ بننے والا وغیرہ وغیرہ۔ ملاحظہ ہو ٹریکٹ اظہار الحق۔

جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ یہ تو محض نمونہ از خروارے ہے۔ ورنہ وہ کونسے الزامات ہیں۔ جو "پیغامیوں والے غیرت مند احمدیوں" نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ذات ستودہ صفات پر نہیں لگائے۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ ربوہ کی لوکل انجمن نے جو "پیغامیوں والے غیرت مند احمدی" کے الفاظ مولوی عبدالمنان صاحب کے لئے استعمال کئے ہیں وہ خود بھی ان کے معنی خوب سمجھتے ہیں۔ اور اب تو شاید "پیغام صلح" بھی سمجھ گیا ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے متعلق ایک حقیقت بیان کریں۔ اور ایسی بات کہیں جس کا خود آپؓ کو بھی دعویٰ نہیں تھا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کرنا آپ کو پسند آسکتا تھا۔ یہ تو توہین ہوئی۔ لیکن آپ کے متعلق "پیغامی بزرگ" دنیا جہان کے الزامات لگائیں۔ آپ کی نافرمانیاں کریں۔ آپ کے دعویٰ خلافت کی تضحیک و تحقیر کریں۔ آپ کی پھبتیاں اڑائیں۔ آپ پر بہتان باندھیں۔ الغرض کچھ بھی کریں۔ اور جب اس کا نام "پیغامی غیرت" رکھا جائے۔ تو "پیغامی" اپنے آپ کو آنکھیں کھول کر چلنے والے اور بزرگوں کا ادب و احترام ملحوظ رکھنے والے "غیرت مند احمدی" سمجھ کر شادیانے بجانے لگیں۔ (العجب ثم العجب)

## عزیز مرزا مجید احمد سلمہ کے لئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم اے ربوہ)

میرے چھوٹے لڑکے عزیز مرزا مجید احمد ایم اے کو سلسلہ کی طرف سے عنقریب گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کی ایک جماعتی درسگاہ میں بطور پرنسپل مقرر کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا جانا سلسلہ کے لئے اور خود اس کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے ایسے رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ جو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور درسگاہ کی نیک نامی کا موجب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا اور اس کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر رہے۔ فقط والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۳/۱۰/۵۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا وقت

آئندہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتوں کا وقت ۸½ بجے صبح کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ملاقاتوں کا رجسٹر مکمل کر کے بحضور پیش کر دیا جایا کرے گا۔ لہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے خواہشمند احباب اس وقت سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام لکھا دیا کریں۔ احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

## حافظ عبداللطیف صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا خط

### "بہت ہی بدبخت ہوگا وہ شخص جو حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی اولاد میں سے ہو کر پھر ان کے محبوب آقا کی ناراضگی مول لے"

حافظ عبداللطیف صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ حافظ صاحب موصوف حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور مولوی عبدالمنان صاحب عمر کے سالے ہیں ؛ (ادارہ)

سنجر چانگ ۱۲-۱۰-۵۶

میرے جان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور عالی! پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو خط ۱۰۳۰۳ مورخہ ۲۹-۹-۵۶ موصول ہوا ہے پڑھ کر دل کو ازحد تکلیف ہوئی۔ کاش میں اس دنیا میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ میرے اللہ میرے پیارے آقا مجھ سے ناراض ہیں نہیں نہیں در اصل میرے پیارے اللہ تو ہی مجھ سے ناراض ہے۔ تیری ناراضگی کی وجہ سے ہی وہ میری محبوب ترین ہستی مجھ سے ناراض ہوئی۔ کیونکہ وہ بھی تو مظہر الحق ہے۔ سو میں اپنے گناہوں کی بخشش اور غلطیوں کی معافی چاہتے ہوئے تیری صفت رحمت کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پیارے خدا تو اپنی اس موعود اور محبوب ہستی کو اپنی رضا کے ساتھ مجھ سے راضی کر تا میں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں نجات حاصل کر سکوں۔ ہر آن تیرا حکم تو چل سکتا ہے مولا رنج آ بھی گیا ہو تو ٹل سکتا ہے۔ مولا اے میرے پیارے خدا تو دلوں کے بھید کو جانتا ہے تو ہی بتا کہ مجھے اپنے آقا سے کتنی محبت اور عشق ہے۔ اے میرے عالم الغیب خدا تو ہی بتا کہ جو مجھ پر میرے بھائیوں نے الزام عائد کئے ہیں۔ کیا یہ سب کے سب غلط فہمی پر مبنی نہیں ہیں کیا یہ میرے ساتھ ظلم نہیں ہے۔ اے قادر خدا میں میرے محبوب اور اپنے جان سے پیارے آقا کے حضور آج پھر تجھے گواہ رکھتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے حضور اقدس پر الزام لگائے ہیں یا ان کے خلیفۃ المسیح مصلح الموعود اور پسر موعود ہونے میں شبہ کیا ہے۔ یا اس موجودہ فتنہ میں ملوث منافق لوگوں سے ہمدردی یا تعلق رکھتا ہوں یا آئندہ رکھوں تو اے قادر مطلق خدا

پارہ پارہ کن من بدکار را

تو مجھ پر لعنت بھیج۔ حضور مجھے حکیم عبداللطیف صاحب شاہد نے بھی دو ایک خط تحریر کیے تھے ان کو بھی میں نے یہی جواب دیا تھا۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے کوئی بھی منکر نہیں کر سکتا اور جو کوئی ایسا کرے گا اس پر لعنت بھیجونگا حضور میں ان نئے رشتہ داروں سے بیزار ہوں۔ اگر حضور کی مراد انہی رشتہ داروں سے ہے۔ یعنی مولوی عبدالوہاب اور مولوی عبدالمنان وغیرہ۔ حضور نے فرمایا ہے کہ نیر و زمحی الدین صاحب کی شہادت پڑھ لو حضور میں نے وہ پڑھ لی ہے دیسے میں ان لوگوں کی نمازوں سے ان کے چال چلنوں سے کافی عرصہ سے واقف ہو چکا ہوں۔ اور میں نے اس دن سے جس دن سے مجھے یہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ اس میں مولوی عبدالمنان صاحب کا بھی قصور ہے (یعنے حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ کے خط سے جو الفضل میں چھپا ہے) ان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ ہو سکتا ہے۔ لوگ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ کے لڑکے ہونے کی وجہ سے ادب کرتے ہوں گے۔ مگر میں رشتہ داری کے نام سے شرم محسوس کرتا ہوں۔ جو انکی خلافت کے متمنی ہیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ انکو خلیفہ ہوتے نہیں دیکھیں گے۔

آخر میں حضور سے معافی چاہتا ہوں حضور مجھے اپنے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ماتحت ضرور معاف فرما دیں گے۔ آخر میں حضور سے معافی چاہتا ہوں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ہندہ جیسی کو معاف کر دیا تھا۔ آپ بھی مجھے معاف فرما دیں۔ حقیقت یہی ہے کہ آپ کا ادنیٰ خادم جوتیوں کی خاک مولوی شیر علی صاحبؓ جب گھر میں سوتے تھے تو اپنے پاؤں بھی شعائر اللہ کی طرف نہیں کرتے تھے۔ بہت ہی بدبخت ہوگا ان کی اولاد میں سے وہ جو اس کے محبوب آقا کی ناراضگی کو مول لے گا جن کی جوتیوں کی وہ خاک تھے۔ خداوند کریم آپ کے بابرکت وجود کو صحت کے ساتھ جماعت کے سروں پر قائم رکھے آمین۔ واللہ مجیب العافین۔

حضور کا ادنیٰ خادم جوتیوں کی خاک
مولوی شیر علی صاحبؓ کا بیٹا
عبداللطیف آپ کا غلام
سنجر چانگ بشیر آباد

---

# قادیان کا سالانہ جلسہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ اس سال جلسہ قادیان کی تاریخیں ۱۲ تا ۱۴ اکتوبر مقرر ہوئی تھیں اور گو حکومت ہندوستان نے دسہرہ کے تہوار کی وجہ سے ان تاریخوں میں پاکستانی قافلہ کی اجازت نہیں دی۔ مگر بہت سے دوست جو اپنے طور پر پاسپورٹ لے چکے تھے وہ انفرادی طور پر قادیان پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ قادیان کی تار سے (جو ۱۲ اکتوبر کو قبل دوپہر قادیان سے چلی تھی) معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فضل سے اس سال قادیان میں احمدی مہمانوں کی تعداد پانچ سو پچاسی (۵۸۵) تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں غالباً ہندوستان کے مختلف حصوں سے آنے والے احمدی بھی شامل ہیں۔ جلسہ سے دو دن قبل قادیان میں تیز بارش ہوتی رہی جس کی وجہ سے قادیان کے دوست طبعاً بہت فکر مند تھے مگر خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جلسہ کی کارروائی سے قبل بارش بند ہو گئی۔ اور جلسہ جو مسجد اقصےٰ میں ہونا ہے خیریت کے ساتھ شروع ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قادیان کے جلسہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور ہندوستان کی سرزمین میں اسلام کا بول بالا ہو اور پاکستان سے جانے والے دوست خیروعافیت کے ساتھ روحانی برکات سے مالا مال ہو کر واپس آئیں۔ فقط والسلام

مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴-۱۰-۵۶

# خلافت۔ جمہوریت اور آمریت

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر اعتراضات کے جواب

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۵)

### حضرت ابوذر غفاری رضؓ کی قربانی

حضرت ابوذر غفاری رضؓ کے مقام کو کونسا مسلمان نہیں جانتا۔ آپ وہ پانچویں مسلمان ہیں جنہوں نے ایسے وقت میں اسلام قبول کیا جبکہ کوئی مسلمان باہر نکل کر اپنے عقیدہ کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔ آپ نے سب سے پہلے مسجد حرام میں جا کر قریش کے مجمع میں کھڑے ہو کر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کا نعرۂ حق بلند کیا تھا۔ آپ وہ ہیں جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوۂ ذات الرقاع کے لئے روانہ ہوتے وقت اپنے بعد مدینہ منورہ کا امام مقرر فرمایا تھا۔ آپ وہ ہیں۔ جن کو ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ آپ وہ ہیں۔ جن کو آنحضرتؐ نے بہت سے راز بتائے ہوئے تھے۔ لوگ جب آپ سے کوئی حدیث پوچھتے تھے۔ تو آپ فرماتے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو اسرار مجھے بتائے ہیں۔ وہ اگر پوچھتے ہو۔ تو نہیں بتاؤنگا۔ اس کے علاوہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۶۷)

آپ وہ ہیں جنہوں نے ایک مرتبہ یہ خیال کر کے کہ آنحضرتؐ تو وفات کے بعد جنت کے اعلیٰ مقامات میں چلے جائیں گے۔ اور میں تو شاید جنت کے ادنیٰ ترین درجہ میں بھی نہ جا سکوں۔ اس لئے گھبرا کر آنحضرتؐ سے دریافت فرمایا تھا۔ کہ یا رسول اللہؐ قیامت کے دن ہم کہاں ہوں گے۔ اس پر آنحضرتؐ نے آپ کے سوال کو سمجھتے ہوئے جواب میں فرمایا تھا۔

"اے ابوذر تم اس کے ساتھ رہوگے۔ جسے چاہتے ہو۔ تم اس کے ساتھ رہوگے جسے چاہتے ہو۔"

ایسے جلیل القدر صحابی کے ابتلاء کا واقعہ ذرا طویل ہے۔ لیکن حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لئے تاریخ کے ان واقعات کو سامنے لانا ہی پڑے گا۔ جو گو معترضین کے لئے اپنے اندر ایک تلخ حقیقت رکھتے ہیں۔ لیکن مومنین کے ایمان کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے کافی ہیں۔

حضرت ابوذر رضؓ کی یہ عادت تھی۔ کہ آپ کو رسول اللہؐ جو ارشاد فرماتے۔ اور اس کا جو مفہوم وہ خود سمجھتے۔ اس پر سختی سے قائم ہو جاتے تھے۔ خواہ اس کی وجہ سے ان کو کتنی ہی تکالیف برداشت کرنی پڑتی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میرے دوست (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت کی ہے۔ کہ میں سچ بات کہوں اگرچہ وہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔"

حضورؐ کے اس ارشاد کا مطلب وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ جس بات کو وہ صحیح سمجھیں۔ وہی حق ہے۔ اور قرآن و حدیث کا جو مفہوم وہ سمجھتے ہیں۔ وہی درست ہے۔ اور دوسروں کو بھی اس کے مطابق عملدر آمد کرنا چاہیئے۔ ان کا یہ خیال اور احساس ہی بعد میں ان کے لئے وبال جان بن گیا۔ اور اس کی وجہ سے آخر وقت تک ان کو بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

حضرت علیؓ ان کی اس کمزوری سے خوف واقف تھے۔ اور وہ جانتے تھے۔ کہ آپ نے آنحضرتؐ سے بہت سی احادیث سُنی ہیں۔ لیکن ان کے صحیح مفہوم کو نہیں سمجھ سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے ان کے متعلق یہ ارشاد فرمایا:۔

"وعیٰ علماً عجز فیہ" (طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۷۰)

یعنی انہوں نے ایک علم کو محفوظ کیا۔ جس میں وہ عاجز ہو گئے۔

آپ کے مرتبہ اور آپکی علمی استعداد کو بیان کرنے کے بعد میں آپکے ابتلا کا واقعہ تفصیل سے عرض کرتا ہوں۔ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت میں آپ شام میں مقیم تھے۔ اور وہاں وہ اپنے خیال کے مطابق لوگوں کو حق کی تبلیغ کرتے تھے۔ بلاذری نے آپ کی شام میں تبلیغ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ "شام میں حضرت ابوذر فرماتے تھے۔ خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ سچائی مٹ رہی ہے۔ جھوٹ زندہ کیا جا رہا ہے۔ سچے جھٹلائے جا رہے ہیں۔ لوگ خود غرضیاں اختیار کر رہے ہیں۔"

(تاریخ بلاذری جلد ۵ صفحہ ۵۶)

آپ کی تبلیغ کا سب سے بڑا نشانہ امیر لوگ تھے۔ آپ کا خیال تھا۔ کہ سونا اور چاندی اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔ آپ قرآنی آیت

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

کا مفہوم یہ سمجھتے تھے۔ کہ سونا اور چاندی جس قدر بھی ہو۔ غریبوں میں تقسیم کر دینا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص سونے اور چاندی کے سکے اپنے پاس رکھے گا۔ تو وہ اس وعید کا مستحق ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ اپنے وظیفہ سے سال بھر کی ضروریات زندگی خرید کر باقی روپے کے پیسے تھلنا لیتے تھے۔ تاکہ چاندی یا سونے کے سکّے اپنے پاس رکھنے سے وہ اس وعید کے مستحق نہ ہو جائیں۔ بہرحال یہ ان کی مجذوبیت کی ایک کیفیت تھی۔ کہ وہ جس امر کو حق سمجھتے۔ اس کی سختی سے پابندی کرتے۔ اور دوسروں سے بھی سختی سے پابندی کراتے تھے۔

امیروں کے خلاف آپ کی تبلیغ کی انتہا یہاں تک پہنچی۔ کہ مورخین کا بیان ہے۔ کہ اس سے دمشق میں برہمی پھیل گئی۔ غرباء امراء کو تنگ کرنے لگے۔ طبری نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

"غرباء اس قسم کی باتوں سے دلچسپی لینے لگے۔ اور امیروں کو مجبور کر دیا۔ کہ جو کچھ ان کے پاس ہو۔ اسے خرچ کر دیں۔" (تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۶۶)

تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر معاویہ گورنر شام نے جب دمشق میں اپنی کوٹھی "الخضراء" کی تعمیر شروع کرائی۔ تو آپ وہاں گئے۔ اور امیر معاویہ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے

"تم جو محل تیار کر رہے ہو۔ اگر یہ بیت المال کے خرچ سے ہے۔ تو یہ خیانت ہے۔ اور اگر اپنے ذاتی مال سے ہے۔ تو پھر یہ اسراف اور فضول خرچی ہے۔" (انساب الاشراف بلاذری جلد ۵ صفحہ ۶۵)

بہرحال حضرت ابوذر رضؓ کا مرتبہ خواہ کتنا ہی بلند تھا۔ کوئی امن پسند حکومت اپنے ملک میں انتشار کو پسند نہیں کر سکتی۔ جب نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ ارباب دولت و ثروت نے حضرت ابوذر رضؓ کے خلاف امیر معاویہ کے پاس یہ درخواستیں کرنی شروع کر دیں۔ کہ غرباء نے ان کی ہجو و توہین کرنی شروع کر دی ہے۔ جدھر سے وہ گذرتے ہیں۔ غرباء ان کو دیکھ کر "کنز کرنے والوں کو داغ دینے کی آیت" پڑھنے لگتے ہیں۔ بالآخر مجبور ہو کر امیر معاویہ نے شہر میں یہ منادی کرا دی۔ کہ "ابوذر کی مجلس میں کوئی شخص شریک نہ ہو۔ ان کے ساتھ کوئی شخص نہ بیٹھے۔"

(طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۸)

اس مقاطعہ کے بعد حضرت ابوذر رضؓ برہم نہیں ہوئے بلکہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جب کبھی آپ کے پاس کوئی شخص بیٹھنے کے لئے آتا۔ تو آپ اسے منع فرماتے۔ اور کہتے کہ "امیر معاویہ کا حکم ہے۔ کہ ہمارے پاس کوئی نہ بیٹھے۔ دیکھو تم اٹھ جاؤ۔ میں تمہارے لئے کوئی مصیبت تیار کرنی نہیں چاہتا۔"

(طبقات ابن سعد)

لیکن غرباء کو چونکہ ایک ہتھیار ہاتھ آگیا تھا۔ اس لئے حضرت ابوذر رضؓ کے اس مقاطعہ کے باوجود ملک میں امن قائم نہ ہو سکا۔ بالآخر مجبوراً امیر معاویہ نے حضرت عثمان رضؓ کو مدینہ میں لکھا کہ "ابوذر کی وجہ سے یہاں بہت فساد برپا ہو رہا ہے۔ آپ ان کو مدینہ منورہ بلوالیں۔"

(طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۶)

چنانچہ اس خط کے پہنچنے پر حضرت عثمان رضؓ نے ایک خاص قاصد بھیجا۔ جس کے ہاتھ ابوذر رضؓ کو یہ فرمان بھیجا۔ کہ آپ فوراً مدینہ چلے آئیں۔

مدینہ آنے کے بعد بھلا حضرت ابوذر رضؓ کے خیالات میں کہاں فرق آسکتا تھا۔ ان کا تو مذہب ہی یہ تھا۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا۔ تختۂ دار پر کھڑے ہو کر بھی ان کے لئے ضروری ہے۔ اور ان کے نزدیک معروف وہ تھا۔ جسے وہ خود معروف سمجھتے تھے۔ اور منکر وہ تھا۔ جسے وہ خود منکر خیال فرماتے تھے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہاں بھی لوگوں نے حضرت عثمان رضؓ کے پاس آپ کے خلاف شکایات شروع کر دیں۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ "جس وجہ سے حضرت ابوذر رضؓ کو شام سے بلوایا گیا تھا۔ مدینہ میں بھی آکر انہوں نے وہی سلسلہ چھیڑ دیا ہے۔ اور ایک فساد برپا ہو رہا ہے۔"

(طبقات ابن سعد)

حضرت عثمان رضؓ نے آپ کو سمجھانے کے لئے کعب بن احبار کو مقرر فرمایا۔ لیکن کچھ نتیجہ بر آمد نہ ہوا۔ اُدھر عثمان رضؓ کے خلاف منافقین نے فتنہ انگیزی شروع کر دی تھی۔ اِدھر حضرت ابوذر رضؓ کے خلاف آپ کے پاس شکایات آنے لگیں۔ ایسے وقت میں آپ نے خود حضرت ابوذر کو بلا کر بہت کچھ سمجھایا اور مصلحتاً آپ کو مدینہ سے ربذہ چلے جانے کی ہدایت فرمائی۔

بعض علماء کا خیال ہے۔ کہ حضرت ابوذر رضؓ خود بخود مدینہ سے چلے گئے تھے۔ لیکن تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عثمان رضؓ نے ہی آپ کو مدینہ سے چلے جانے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ طبقات میں لکھا ہے۔ کہ امرہ عثمان ان یخرج الی الربذۃ (طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۷) کہ حضرت عثمان رضؓ نے آپ کو یہ حکم دیا تھا۔ کہ آپ مدینہ سے نکل کر ربذہ چلے جائیں۔

ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت عثمان رضؓ نے ہی آپ کو مدینہ سے نکل جانے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ جب حضرت عثمان رضؓ نے آپ کو سمجھانے کے لئے ایک پرائیویٹ مجلس میں بلوایا۔ اور وہاں کچھ سرگوشیاں ہوتی رہیں۔ چنانچہ جب آپ وہاں سے نکلے۔ تو لوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ امیر المومنین نے آپ کو کیا حکم دیا ہے۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ

"میں تو سننے والا فرمانبردار ہوں۔ اگر مجھے وہ حکم دیں گے۔ کہ تم عدن یا صنعا چلے جاؤ۔ اور مجھ میں چلنے کی طاقت ہوگی۔ تو میں اسی وقت چلا جاؤں گا۔"

(طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۷)

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

# لائبیریا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کی سرگرمیاں — پہلی بار ملک میں اسلام کا چرچا

## سات اشخاص کا قبول اسلام، اعلیٰ حکام سے تعارف، انگریزی ترجمۃ قرآن مجید کی اشاعت

## اخبارات میں اسلام کا چرچا

از مکرم محمد اسحاق صاحب صوفی انچارج لائبیریا مشن — بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

دوسرا دورہ بندہ نے ایک جگہ رمینہ کا کیا جہاں کے مسلمان چیف نے بندہ کو بلایا اور اپنی چیفڈم کو جمع کر کے میرا لیکچر ان میں کرا دیا۔ بعد ازاں ان لوگوں نے بھی مجھ سے اپنے علاقہ میں ایک سکول کھولنے کی درخواست کی۔ اس پر میں نے انہیں کہا کہ تم اخراجات کی ذمہ داری اٹھاؤ تو میں تمہیں ایک مبلغ منگوا دیتا ہوں اس پر انہوں نے غور کا وعدہ کیا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ممتاز شخص جو نہایت اچھی عربی جانتا ہے بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ احباب اس کی استقامت اور تبلیغی مساعی کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

تیسرا دورہ بندہ نے بومی ہل کا کیا۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ دو کس بیعت کر چکے ہیں۔ یہاں پڑھے لکھے لوگوں کی خاصی تعداد موجود ہے ان میں سے متعدد افراد کو بندہ خود ملا۔ اور یہاں اخبار ٹریکٹ باقاعدگی سے بھیجتا ہوں۔ یہاں کے ایک ممتاز رئیس حاجی نے اپنے دو لڑکے ہمارے سیرالیون کے سکولوں میں بھیجے ہوئے ہیں۔ اس کو تبلیغ کی۔

اسی عرصہ میں دو پارٹیوں میں بھی شرکت کی گئی ایک یو این او کی طرف سے ایک وفد کی آمد پر تھی اور اس میں بندہ کو خود سیکرٹری آف ایجوکیشن اور متعدد احباب سے ملاقات اور تعارف اور تبلیغ کا موقعہ ملا۔ دوسری پارٹی برطانوی سفیر نے ملکہ کے یوم ولادت پر کی تھی۔ جس میں بندہ بھی مدعو تھا اور اس میں متعدد یورپین حکام اور بڑے بڑے لوگوں سے تعارف ہوا قائم مقام سفیر نے خود میرا تعارف کئی اصحاب سے کرایا۔ خاص طور پر امریکن ایمبیسی کے سیکنڈ سیکرٹری اس کی بیوی اور P.A.A کے اسسٹنٹ مینیجر اور اس کی بیوی کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ان ہر دو احباب نے بعد میں ترجمہ قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ بھی مجھ سے خریدا۔ اور اپنے گھروں پر بھی مدعو کیا۔ علاوہ ازیں نیوزی لینڈ کے ایک ڈاکٹر۔ ایک یورپین فرم کے مینیجر اور متعدد افریقنوں سے بھی ملاقات ہوئی اور مشن کا تعارف کرایا گیا۔

اس ملک میں بہائی لوگوں نے بھی اپنا مشن کھول رکھا ہے۔ اور باقاعدہ ہفتہ وار میٹنگیں کرتے ہیں بندہ نے ان کی چند ایک میٹنگوں میں شرکت کی اور بعد میں ان کے متعدد افراد کو انفرادی تبلیغ کی اور متعدد سوالات ان پر کئے۔ جن کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ ان کی لیڈر ایک عورت ہے۔ جو یہ کہتی ہے کہ وہ بہاء اللہ کو صرف رسول مانتی ہے۔ ایک رات اس عورت کے مکان پر ان لوگوں کا کوئی سوشل اجتماع تھا۔ بندہ بھی وہاں چلا گیا۔ تقریب کے بعد میں نے قیامت کبریٰ کا موضوع چھیڑا۔ جس پر رات کے گیارہ بجے تک بحث ہوتی رہی۔ اعتراضات بالکل وہی دہریوں والے تھے۔ بالآخر میں نے انہیں کہا کہ کم از کم مجھے تو یہی کہتے ہو کہ تم بہاء اللہ کو رسول مانتے ہو لیکن تمہارا یہ رسول بالکل یگانہ ہے اس لحاظ سے کہ اس نے دنیا کے تمام انبیاء کی متفقہ تعلیم کے خلاف یہ تعلیم دی کہ قیامت کوئی نہیں ہے۔ اس پر یہ میٹنگ ختم ہوئی اور میں نے ان سے وعدہ لیا کہ اس مضمون کی باقی شقوں پر کبھی بحث کی جائے گی۔

دوسرے دن یہ عورت مجھے ملی اور کہنے لگی مسٹر صوفی مجھے میرے مشن کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم ہمیں صرف Discriminate کرنا چاہتے ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صرف ایسے لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنا چاہتے ہیں جو آنکھیں بند کر کے ان پر ایمان لے آئیں۔ بہرحال ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ اور بعض نے وقت دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

یہاں کے پریس سے بھی بفضلہ تعالیٰ اچھے تعلقات ہیں اور جب سے میں آیا ہوں پہلی بار اس ملک میں اسلام کے متعلق یہاں کے اخباروں میں مضامین شائع ہوئے ہیں جن کی کئی افراد نے تعریف کی ہے۔ اور اس سے مشن کی شہرت ہوئی ہے۔ چنانچہ بندہ نے پہلا مضمون Muhammad the Prophet یہاں کے روزنامہ اخبار میں کئی قسطوں میں شائع ہوا۔ اسی طرح رمضان اور عید الفطر کے متعلق مضامین بھی شائع کئے اور بعض اور مضمون بھی لکھے جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے سب سے اہم بات جو اس سلسلہ میں کی گئی وہ یہ ہے کہ یہاں کے ملک Year Book برائے ۵۷-۱۹۵۶ء Revise ہو رہی تھی اس کے ایڈیٹر کو ملکر ہمارے مشن کا ذکر کرنے کو کہا جو اس نے پسند کیا۔ چنانچہ بندہ نے اسکو ایک مبسوط مضمون اس بارہ میں لکھ کر دیا اور امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ سالانہ شائع ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک مبائعین کی تعداد ۷ ہو گئی ہے اور زیر تبلیغ افراد جو مجھ سے سبق لیتے ہیں وہ کئی ہیں۔ رمضان میں تراویح کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اور نماز عید بھی ہم نے اکٹھے ہی ادا کی تھی۔ چونکہ احباب اکثر ملازمت کرتے ہیں۔ اسلئے سب احباب باقاعدگی سے جمعہ میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔ البتہ جس کسی کو چھٹی مل سکتی ہے وہ چھٹی لے کر اس میں شمولیت کی کوشش کرتا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو جلد وسیع کرے۔ آمین۔

بندہ نے یہاں کی بائیبل سوسائٹی سے دو دفعہ مشن کا تعارف کرایا اور بائیبل پر بعض اعتراضات کئے۔ جن کا جواب انہوں نے سوچ کر دینے کو کہا۔ مگر آج تک نہیں دیا۔ اسی طرح Y.M.C.A میں دو دفعہ گیا۔ اپنا تعارف کرایا اور سلسلہ کے اخبارات ان کے ریڈنگ روم میں رکھے۔ یہاں کے ایک لبنانی عیسائی نے جو پہلے پادری ہوتا تھا۔ لیکن اب تاجر ہے مجھ پر بعض سوالات کر کے ان کا تحریری جواب عربی میں مانگا بندہ نے اس کو ان تمام سوالوں کا مفصل جواب بائیبل کے حوالوں سے دیا اور ساتھ ہی اس پر کئی کچھ سوالات کئے جن کا آج تک اس نے کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

یہاں منروویا شہر کے قریب فوجیوں کی بیرکیں ہیں۔ جن میں بیسیوں مسلمان ہیں بندہ نے ان میں تبلیغ کے لئے کمانڈنگ افیسر سے درخواست کی۔ جس نے یہ درخواست وزیر دفاع کو پیش کی۔ اس پر بندہ نے خود وزیر دفاع سے ملاقات کی اسے تبلیغ بھی کی اور اپنی درخواست بھی یاد دلائی۔ جس پر اس نے جلد اس کے متعلق منظوری بھجوانے کا وعدہ کیا نیز مجھ سے خواہش کی کہ میں سلسلہ کا لٹریچر لے کر اسے اس کے مکان پر ملوں بندہ عنقریب اسے ملنے والا ہے۔

سلسلہ کا لٹریچر یہاں کی لائبریریوں میں رکھوانے کے لئے بندہ نے یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ۔ یو ایس انفارمیشن سنٹر کے انچارج۔ حکومت کی پبلک لائبریری کے سربراہ اور یہاں کے ۱۳۰ سالہ پرانے کالج آف ویسٹ افریقہ کے پریذیڈنٹ سے خاص ملاقاتیں کر کے ان کو اسلام کے متعلق کتب Suggest کیں اکثر نے ان کو خریدنے کی خواہش کی ہے اور امید ہے کہ وہ جلد ہی خرید لیں گے۔

سلسلہ کی شائع کردہ انگریزی کتب کی فروخت اپنے اندر دوہرا فائدہ رکھتی ہے ایک تو یہ تبلیغ کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور دوسرے یہ مشن کی آمد کا ایک اچھا ذریعہ ہیں۔ بندہ جب سے لائبیریا آیا ہے کم و بیش ایک ہزار روپے کی کتب فروخت کر چکا ہے۔ جس سے کم از کم ۲۰۰ روپے کے قریب نفع مشن کو آیا ہوگا۔ یہ کتب زیادہ تر عیسائیوں نے ہی خریدی ہیں۔ کیونکہ وہی زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ اس سلسلہ میں محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب خاص طور پر قابل شکریہ ہیں جو کتب پہلے بھیجتے ہیں اور پیسے بعد میں لیتے ہیں۔ ورنہ میرے پاس تو کوئی سرمایہ بھی نہیں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب کو تندرستی اور لمبی عمر عطا فرمائے اور انکو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اگرچہ بندہ یہاں اکیلا ہی تبلیغ کر رہا ہے تاہم باقی ملکوں کے احمدی مبلغین نے بھی اس تبلیغ کی وسعت میں جو حصہ لیا ہے۔ وہ نہایت ہی اہم اور قابل ذکر ہے اور میں قلبی شکر گزاری کے ساتھ ان تمام احباب کا ذکر کر کے ان کے لئے اور اپنے لئے مخلصین جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا کرتا ہوں اس ضمن میں سب سے پہلے مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ جناب نسیم سیفی صاحب قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے مفت ۵۰ عدد پرچے اخبار Truth کے نائیجیریا سے بھیجنے شروع کر دئے ہیں۔ جن کو بندہ مختلف لائبریریوں ڈاکٹروں کے ویٹنگ روم، وکیلوں کے اڈوں اور بعض دوسری جگہوں پر پہنچا دیتا ہے۔ کئی معززین کو یہ انفرادی طور پر بھی دئے جاتے ہیں۔ اور متعدد پرچے اپنے ایک احمدی دوست کو بوہ میں بھیجے جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

# زعماء صاحبان انصار اللہ کے لئے ضروری تاکید

انصار کا سالانہ اجتماع عنقریب ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے انشاء اللہ وقت بہت قریب آگیا ہے

## اس لئے

(۱) اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست مرکز میں نہ بھجوائی ہو تو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) فارم بجٹ چندہ انصار جو قائد صاحب مال نے بھجوائے ہوئے ہیں بعد تکمیل اگر نہ بھجوائے ہوں تو جلد مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں تا شوریٰ انصار کے لئے بجٹ کی تیاری میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(۳) انتظامات اجتماع انصار اور تعمیر دفتر کا کام جو سرعت سے جاری ہے ان ہر دو کاموں کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جن احباب سے ابھی تک یہ چندے وصول نہ ہوئے ہوں ان سے وصول کر کے فراہم شدہ چندہ جلد از جلد ۲۰ اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح انصار کا ماہوار چندہ بھی۔

قائد انصار مرکزیہ ربوہ

---

# بار بار بتانے کی ضرورت

ممکن ہے کہ بعض عہدہ داران یا وعدہ کرنے والے احباب کو یہ سوال ہو کہ وکالت مال کیوں بار بار توجہ دلاتی ہے۔ اس لئے اس کا جواب حضرت اقدس کے الفاظ بابرکت میں دیا جاتا ہے فرمایا:۔

"بار بار بتانے کی اس لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت کو ترک کر کے بیدار ہو جائے۔ اسے اس طرف توجہ ہو جائے۔"

اصل بات یہ ہے کہ قربانی تو کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ انسان اپنی ضرورت کم کرے۔ اپنا پیٹ کاٹے اور ایک ہی کھانے پر اکتفا کرے۔ اور پھر اس بچت سے اللہ تعالے کی راہ میں چندہ دے۔

آپ خوب یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی کوئی مفلس نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ اسے ضرور نوازتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

وکیل المال کا دفتر اسی ارشاد کی تعمیل میں احباب کو توجہ دلاتا ہے اور بہت سے غافل اور سست رفتار تیز گام ہو جاتے ہیں اور تحریک جدید کی قربانی ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن جو رہ جاتے ہیں اور جواب بھی نہیں دیتے ان کو پھر یاد دلانا پڑتا ہے۔ پس احباب سے پھر عرض ہے کہ جن کے وعدے دفتر اول و دوم کے ابھی تک سو فیصدی ادا نہیں ہوئے وہ اکتوبر کے آخر اور نومبر کے آخر تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا کریں۔ حتیٰ کہ نومبر کے بعد ان کے ذمہ سالِ رواں کا بقایا نہ رہے اور وہ سب ادا کر چکے ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

---

# لجنہ اماء اللہ بیرونجات توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ میں اب تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ عنقریب جلسہ سالانہ مستورات کا پروگرام بنایا جائے گا بیرونجات کی لجنات اپنے مشورہ سے آگاہ فرمائیں کہ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں کس کس موضوع پر تقریریں ہونی چاہئیں اور کس کس کی ہونی چاہئیں۔

# لجنہ اماء اللہ کا اجتماع

## ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر بمقام ربوہ

گذشتہ سال جلسہ سالانہ پر لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان نے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ کیا تھا۔ گو چونکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر وقت بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے آئندہ لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ اس موقع پر رکھی جائے جن دنوں میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے تاکہ اطمینان کے ساتھ تمام معاملات زیر غور لائے جاسکیں۔

چنانچہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹-۲۰ اور ۲۱ اکتوبر کو جن دنوں میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوگا انہی دنوں میں لجنہ اماء اللہ کا بھی اجتماع رکھا جائے۔ گو بہت تنگ وقت میں یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ لیکن امید ہے کہ لجنات اپنی نمائندگان ضرور اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں گی۔ لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو معلوم ہوگا کہ پچیس ممبرات کی تعداد پر ایک نمائندہ۔ پچاس پر دو۔ پچھتر پر تین اور سو مستورات پر چار نمائندے بھجوائے جاسکتے ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس جن لجنات کی تعداد پچیس ۲۵ سے کم ہے وہاں سے ایک نمائندہ آئے گی۔

تمام لجنات کی نمائندگان اپنی سالانہ رپورٹ جو اس سال یکم جنوری سے ۳۰ ستمبر تک کے کاموں پر مشتمل ہو گی ساتھ لائیں۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ میں جو اس موقعہ پر ہو گی پیش کرنے کے لئے تجاویز جلد سے جلد بھجوا دیں۔ اس موقعہ پر کچھ علمی مقابلے بھی منعقد کئے جا رہے ہیں۔ جو قرآن مجید۔ حدیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دینی معلومات پر مشتمل ہوں گے نیز تقریروں کے مقابلے بھی ہوں گے۔

نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن آنے والی بہنیں موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ تمام لجنات کی طرف سے جلد سے جلد اطلاع آجانی چاہیئے کہ ان کی طرف سے کتنی اور کون کون سی نمائندگان آئیں گی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

---

# خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخاب

دو ماہ سے اعلان کیا جا رہا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران یعنی قائدین اور زعماء کے سالانہ انتخاب یکم اکتوبر سے ۷ اکتوبر تک مکمل کئے جائیں۔ امید ہے کہ قائدین مجالس نے اس طرف توجہ دی ہو گی اور قواعد کے مطابق انتخاب کرائے ہوں گے۔ لیکن مرکز میں ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے اس قسم کی اطلاع ملی ہے۔

پس جن مجالس نے انتخاب کرائے ہیں وہ فوری طور پر بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اگر ابھی تک انتخاب نہیں ہوئے تو جلد تر انتخاب کرائیں۔ انتخاب سے قبل متعلقہ قواعد کا مجلس میں سنانا ضروری ہے۔ صرف قائد یا زعیم کا انتخاب ہوگا۔ ان عہدیداران کی منظوری کے بعد یہ اپنی مجلس عاملہ نامزد کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں گے۔ اس طرف خاص توجہ دی جائے انتخاب ہر سال ہونا ضروری ہے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

# لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کا جلسہ تحریک جدید

۷ اکتوبر بروز اتوار کو تحریک جدید کا جلسہ ۸ بجے صبح احمدیہ گرلز اسکول کے صحن میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نعت کے بعد استانی فہیمہ صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا۔ نیز تحریک جدید کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد چند بچیوں نے تحریک جدید سے متعلق نظمیں پڑھ کر سنائیں۔

سیدہ آسیہ صاحبہ نے بھی تحریک جدید کا مفہوم مدلل الفاظ میں بیان کیا۔ اور بتایا کہ یہ تحریک کیونکر جاری ہوئی۔ اس کے فوائد کیا ہیں۔ بعدہٗ صدر صاحبہ نے تقریر کی اور بہنوں اور بچیوں پر واضح کیا کہ اس میں سب کو حصہ لینا نہایت ضروری ہے۔ حضور پر نور کی سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

سعیدہ عزیزہ فیضی
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

---

(۴) اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمان نوازی کے انتظامات کے لئے جو بہنیں اور بچیاں اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ ابھی سے اپنے ناموں اور حلقہ کو الف سے مطلع کریں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

# سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

## ۱۹-۲۰-۲۱ ؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس کے لئے مجالس تیاری کر رہی ہوں گی۔ تفصیلی سرکلر لیٹر۔ ایجنڈا۔ پروگرام اور بجٹ بھجوایا جا رہا ہے۔ سرکلر لیٹر کو اچھی طرح سے پڑھ کر اس کی تمام شقوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

یہ اطلاع اس غرض سے شائع کی جا رہی ہے کہ ربوہ میں سردی شروع ہو گئی ہے اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کو رات کے وقت اوڑھنے کے لئے کمبل یا کھیس ضرور لانا چاہئیے۔ یہ ہلکی سردی بعض اوقات زیادہ نقصان پہنچا دیتی ہے۔ پس موسم کے مطابق بستر ضرور ہمراہ لائیں۔

باہر سے آنے والے جملہ خدام کوشش کریں کہ مورخہ ۱۹؍۱۰؍۵۶ کو صبح آٹھ بجے تک ربوہ پہنچ جائیں۔ اور اسٹیشن سے سیدھے مقام اجتماع پر آئیں جو گذشتہ سال کی جگہ پر ہی ہے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

## درخواستہائے دعاء

(۱) میرے نانا چوہدری عبدالمنان صاحب کاٹھ گڑھی آجکل بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالحکیم خان از ربوہ

(۲) خاکسار بچپن سے ہی مرض مرگی میں مبتلا ہے اور علاج کروا رہا۔ احباب کامل صحت کے دعا فرمائیں۔ محمد اسمٰعیل کارکن دفتر وکیل التبشیر ربوہ

(۳) خاکسار کی اہلیہ ہولی فیملی ہاسپٹل راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار نے اپنی پروموشن کے سلسلہ میں اپیل کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بشیر احمد چغتائی ۲۳ چاب روڈ واہ چھاؤنی

(۴) مجھے چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ شیخ بشیر احمد احمدی اوکاڑہ

(۵) خاکسار نے سفید ہونیے کی وجہ سے بائیں آنکھ کا اپریشن کرایا تھا مگر ابھی کسی خرابی کی وجہ سے سخت تکلیف ہو رہی ہے بزرگان کرام دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ نیز میرے بڑے بھائی ملک عبدالرحیم صاحب عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ ملک فخر الدین خانپور

(۶) بعض پریشانیوں کی وجہ سے مجھے ذہول و نسیان کی تکلیف ہو گئی ہے جس سے سلسلہ کے مفوضہ فرائض سرانجام دینے میں دقت پیش آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے موجودہ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ تا صحیح رنگ میں سلسلہ کی خدمت بجا لا سکوں۔ دین محمد شاہد ایم۔اے (واقف زندگی) مربی راولپنڈی

(۷) خاکسار کے والد محترم جناب مولوی ظل الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ احمدیہ کی عام صحت ایک لمبے عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ لیکن گذشتہ دو ہفتہ سے ان کی صحت زیادہ خراب ہوتی جا رہی ہے اور دو روز سے ان کو ہائیڈروسل کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ و عمر دراز کی درخواست دعا ہے۔ عطاء الرحمٰن ابن مولوی ظل الرحمٰن صاحب

(۸) میری امی جان کا ۱۲؍۱۰؍۵۶ کو ہسپتال میں۔ اور بڑے بھائی رشید احمد کا ڈگری رام ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درد دل سے دعا کی درخواست کرتا ہوں تا اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور جلد از جلد صحت بحال ہو سکے آمین۔ مشتاق احمد ظفر متعلم الاسلام کالج

## ولادت

میرے چچا عبداللطیف صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ ؍ ستمبر ۱۹۵۶ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار چودھری بشارت الرحمٰن طاہر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ۔

# خلافت جمہوریت اور آمریت

بقیہ صفحہ (۴)

اس روایت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصلحتاً آپ کو اس خیال سے باہر بھیجدیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ منافقین آپ کی تبلیغ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے ایک طبقہ کو دوسرے کے خلاف ابھارنے لگیں اور اس وجہ سے ان کی شرارتیں اور زیادہ شدت اختیار کرنے لگیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ چونکہ نیک نیت اور مخلص صحابی تھے۔ آپ فوراً وہاں سے ربذہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جیسا کہ منافقین کا پرانا دستور رہا ہے وہ ہر ایسے شخص کے پاس پہنچکر اپنی جھوٹی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جن کے متعلق ان کا خیال ہوتا ہے کہ یہ مصیبت زدہ ہے اور ہمارے ورغلانے سے وہ ہمارے ساتھ مل جائے گا اور ہمارے ارادوں کو کامیاب بنانے میں ہمارے لئے ممد و معاون ثابت ہوگا۔ اسی دستور کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ و فساد برپا کرنے والوں کا سرغنہ عبداللہ بن سباء ایک وفد بنا کر آپ کے پاس ربذہ پہنچا اور آپ کو ان الفاظ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف ورغلانا شروع کیا۔

"اے ابوذر اس شخص (عثمان رضی اللہ عنہ) نے آپ کے ساتھ جو کچھ کیا سو کیا۔ اب کیا آپ اس کا انتقام لینے کے لئے ان کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کو تیار ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جتنے آدمیوں کی آپ کو ضرورت ہوگی ہم اس کا انتظام کریں گے آپ صرف جھنڈا بلند کر دیں"۔

(طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۷)

(باقی)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے شدید ترین دشمن میاں عبدالوہاب صاحب کے فوت شدہ لوگوں پر الزام

## مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور ملک صلاح الدین صاحب قادیان کا حلفیہ بیان

ذیل میں مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور ملک صلاح الدین صاحب کی حلفیہ شہادتیں درج کی جاتی ہیں:-

"کل میں نے آپ کی (یعنی مرزا وسیم احمد صاحب کی) خدمت میں میاں عبدالوہاب صاحب کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا تھا۔ وہ تحریراً اور حلفاً پیش ہے۔

سنہ ۱۹۴۸ء کے اوائل میں جب میاں عبدالوہاب صاحب قادیان میں تھے ایک دن کئی دوست جن میں مکرم صلاح الدین صاحب ۔ خاکسار میاں عبدالوہاب صاحب اور دو تین اور دوست بھی تھے بیلوں کی سڑک سے سیر کے بعد واپس آ رہے تھے جب ہم باغ بہشتی مقبرہ کی مغربی طرف سڑک پر پہنچے تو میاں عبدالوہاب صاحب نے ملک صلاح الدین صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو سلسلہ کے متعلق روایات جمع کرنے کا شوق ہے یہ روایت میری طرف سے بھی نوٹ کر لیں کہ مرزا فضل احمد صاحب مرحوم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لڑکے تھے باغ کے مغربی حصہ کی کھائی کے اس مقام پر اوٹ کے پیچھے ایک جھوری دیا کسی اور کمین خاندان کا نام لیا جو صحیح طور پر میرے حافظہ میں نہیں) عورت سے بدکاری کی اور پکڑے گئے۔ اس روایت کو بھی نوٹ کر لینا یہ بھی ایک تاریخی بات ہے"۔

میاں عبدالوہاب صاحب کی اس افسوسناک بات کو سن کر جو یقیناً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تخفیف کے لئے انہوں نے کہی تھی ہم سب کو بہت افسوس ہوا میاں عبدالوہاب صاحب چونکہ ضبط اور نظام کی پابندی بہت کم کرتے تھے اور غیر ذمہ دارانہ حرکات کا ارتکاب کرتے رہتے تھے۔ اسلئے ان کو زمانہ درویشی میں مقررہ ٹرم سے پہلے ہی یہاں سے بھجوانا پڑا"

خاکسار برکات احمد راجیکی ۱۲/۸/۵۶

"میں بیان بالا کی حلفاً تصدیق کرتا ہوں۔ مزید عرض ہے کہ میری یاد میں مولوی عبدالوہاب صاحب نے صرف ایک عورت کے متعلق بیان نہیں کیا تھا۔ بلکہ مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کے متعلق بتایا تھا کہ یہ ان کا معمول تھا اور ہم دونوں ان کے اس بیان پر انگشت بدندان رہ گئے اور کوئی بات منہ سے نہیں نکالی۔ اور سخت تکلیف محسوس کی مجھے یاد نہیں کہ اس وقت سیر میں ہم تینوں کے سوا اور کون تھا"

ملک صلاح الدین ۱۲/۸/۵۶

اس روایت کو پڑھنے سے تمام احمدی جماعت کو معلوم ہو جائیگا کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ جن کی زبان اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا خادم کہتے ہوئے نہیں تھکتی تھی۔ ان کی اولاد خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی میں اتنی بڑھ گئی ہے کہ اس اولاد کا ایک فرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایسے بیٹے کے متعلق اتہام لگاتا ہے۔ اور اس اتہام کو ہمیشہ یاد رکھنے والی روایتوں میں شامل کرنے پر زور دیتا ہے جو بیٹا کہ میاں عبدالوہاب کی پیدائش سے بھی دس سال پہلے فوت ہو گیا تھا اور اس کی جوانی کا زمانہ تو غالباً میاں عبدالوہاب کی پیدائش سے پچاس سال پہلے ختم ہو چکا تھا۔ ایسے وفات یافتوں پر الزام لگانا اور اسے بطور شہادت کے پیش کرنا جو ایک شخص کی پیدائش سے بھی پہلے فوت ہو چکے تھے۔ انتہائی درجہ کی کمینگی اور رذالت ہے۔ اگر جماعت مبائعین کے افراد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر جو ان کے بھی خلیفہ تھے۔ میاں عبدالوہاب کے دوسرے وفات یافتہ رشتہ داروں کے متعلق ایسی روایات بیان کریں۔ تو کیا وہ اسے پسند کریں گے۔ سردست تو ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی پیدائش سے دس سال پہلے فوت ہونے والے شخص کی ناموس پر بطور شہادت گواہی دیتا ہے وہ لعنتی ہے اور کذّاب ہے۔ اپنی پیدائش سے دس سال پہلے فوت ہونے والے افراد پر الزام لگانے والے شخص سے کیا بعید ہے کہ زندوں پر الزام لگائے چنانچہ میاں عبدالوہاب کے ایک دوست نے ان کی مرحومہ بہن سیدہ امۃ الحی مرحومہ پر بھی نہایت گندے الزام لگائے ہیں۔ ہم بھی ان کے خسر کی بعض روایات پیش کر سکتے ہیں۔ جو نہایت تاریک روایات پر مشتمل ہیں۔ ممکن ہے خاوند نے کبھی اپنی بیوی یعنی ان کی ساس کے سامنے بھی وہ باتیں بیان کی ہوں۔

(ادارہ)

## جامعہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں آئندہ کے لئے داخلہ کا معیار پرائمری مقرر فرمایا ہے۔ پرائمری سے اوپر کے طلبہ بھی اپنے اپنے معیار قابلیت کے مطابق مناسب درجہ میں لئے جا سکیں گے۔ نصاب سات سالہ ہوگا جو احباب اپنے بچوں کو تبلیغ دین کے لئے تیار کرنا چاہتے ہوں انہیں ۳۱ اکتوبر ۵۶ء تک اپنے بچوں کی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کو بھیج دینی چاہئیں

درخواست کنندہ طلبہ میں سے وہ داخل ہو سکیں گے۔ جو خوشخطی اور املاء لکھنے میں کامیاب ہوں گے یکم نومبر کو سب طلبہ کو امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ میں پہنچ جانا چاہئے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

## لائبیریا میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کی سرگرمیاں (بقیہ صفحہ ۵)

جو وہ وہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کرتا ہے۔ شروع شروع میں سیرالیون کے مرکز سے اخبار افریقن کریسنٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور فری ٹاؤن سے امبشری مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل بھجواتے رہے اور ان سے بھی تبلیغ کی وسعت میں معقول فائدہ ہوا اور مشن کی بھی شہرت ہوئی۔

یہاں عرب تاجر سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں اور ان میں تبلیغ اور تعارف کے لئے بندہ مکرم سید منیر الحصنی صاحب کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے نہایت ہی قیمتی لٹریچر اپنے پاس سے ان لوگوں میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ بندہ نے یہ لٹریچر متعدد افریقیوں شامیوں اور صحرائی عربوں کو دیا ہے۔ یہ لٹریچر نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے اور کئی لوگوں نے اس کی بہت تعریف کی ہے اور اعتراف کیا ہے کہ اس سے قبل انہیں احمدیت کے متعلق غلط معلومات ملی تھیں۔ اسی طرح خاص شکریہ کے مستحق مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ فلسطین بھی ہیں۔ جنہوں نے البشریٰ باقاعدگی سے روانہ کرنا شروع کر دیا ہے اور کچھ اور لٹریچر بھی بھجوایا ہے۔ امید ہے کہ یہ ہر دو احباب آئندہ بھی خاکسار کو یاد رکھیں گے اور لٹریچر بھجواتے رہیں گے۔

منروویا کے شہر میں ہزاروں کی تعداد میں غیر ملکی یورپین اور امریکن موجود ہیں۔ یہاں کے ہسپتال کے اکثر ڈاکٹر جرمن ہیں۔ اور ڈچ لوگ بھی کافی تعداد میں ملتے ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے کے لئے بندہ نے اپنے ہالینڈ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے مشنوں کے انچارج صاحبان کی خدمت میں لٹریچر کی درخواست کی۔ اس پر مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے کافی تعداد میں ولندیزی زبان کا لٹریچر بھیج دیا ہے جو بندہ ان لوگوں میں تقسیم کر رہا ہے اور عنقریب وقت لے کر اسے بندہ یہاں کے ایمبیسیڈر کو بھی پیش کرے گا۔ جرمنی سے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے جرمن زبان کا لٹریچر بھیجا اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے سوئٹزرلینڈ سے جرمن زبان میں شائع ہونے والا رسالہ "السلام" باقاعدہ بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس سے جرمن طبقہ میں مشن کی تبلیغ ہوتی ہے اور کئی ڈاکٹروں اور دیگر جرمنوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب وہ اب واپس جرمنی جائیں گے تو ضرور ہمارے مشن میں جائیں گے۔

اسی طرح امریکہ سے مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے مسلم سن رائز کے چند نسخے اس مشن کے نام لگوا دئے ہیں جنہیں بندہ امریکن ایمبیسیڈر یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ اور بعض اور معززین کو بھجوا دیتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تمام بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کو اس تعاونوا علی البر والتقویٰ پر مداومت عطا کرے اور اس کے اچھے نتائج پیدا فرمائے آمین

### درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ ناساز ہے احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار۔ شیخ نورالحق)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۰